www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

احکام ومسائل

تحریر: شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ
ترجمہ: پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

آدابِ نماز

[اُردو ترجمہ تلخیص صفة صلاة النبيﷺ]

محدثُ العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ کی شخصیت سے اہل علم بخوبی واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اَسلاف کا سا قوتِ حافظہ عطا فرمایا۔ اسماءِ رجال اور تحقیق حدیث کے سلسلہ میں روئے زمین پر کم از کم دورِ حاضر میں آپ جیسا کوئی دوسرا آدمی نظر نہ آیا۔ آپ کی بہت سی تصانیف منصۂ شہود پر آ کر اہل علم اور قدردان حضرات سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

آپ کی مشہورِ زمانہ تالیف 'صلوٰۃ النبیؐ' ہے جس میں آپ نے اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں آنحضرتﷺ کی نماز کا مکمل نقشہ پیش فرمایا ہے۔ یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لئے انمول تحفہ ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ ہو چکا ہے اور مارکیٹ میں بھی دستیاب ہے۔

علامہ موصوف نے اپنی اس کتاب کی تلخیص بھی شائع کی تھی جس میں انتہائی اختصار مگر حد درجہ جامعیت کے ساتھ نماز کے اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔ الحمدللہ اس مختصر کتاب کا ترجمہ کرنے کی سعادت راقم الحروف کے حصہ میں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے سابقہ تراجم، کتب و نگارشات کی طرح اسے بھی برادرانِ اسلام کی اِصلاح کے لئے نافع اور میرے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

قارئین سے التماس ہے کہ اپنی دعاؤں میں راقم کو، میرے والدِ محترم مولانا ابوسعید عبدالعزیز سعیدی مرحوم اور اساتذۂ کرام کو بھی یاد رکھیں۔ (مترجم)

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيأت أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادى له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

أما بعد...... میرے فاضل دوست، المکتب الاسلامی کے مالک جناب الاستاذ زہیر الشاویش نے مجھے تجویز پیش کی کہ میں اپنی کتاب صفة صلاة النبیﷺ من التكبير إلى التسليم كأنك تراها" کی تلخیص اور اختصار کر کے اس کی عبارت کو عامۃ الناس کے لئے سہل تر کر دوں۔ میں نے اسے ایک بابرکت تجویز سمجھا اور ایک زمانہ سے میرے ذہن میں بھی اس قسم کا خیال آ رہا تھا، اب خصوصاً جب ایک بھائی اور دوست سے یہ تجویز سنی تو اس نے مجھے آمادہ کیا کہ میں اپنی کثیر علمی مصروفیات کے باوجود

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس کام کے لئے کچھ وقت نکالوں۔ چنانچہ میں نے اپنی وسعت بھر اس تجویز کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی ٹھانی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے خالص اپنے لیے بنائیں اور اس کے ذریعہ میرے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچائیں۔

میں نے اس میں اصل کتاب سے کچھ زائد باتیں ذکر کردی ہیں جن کی طرف مجھے دورانِ تلخیص دھیان ہوا اور میں نے ان کا ذکر کردینا مناسب سمجھا۔ ایسے ہی احادیث کے یا دعاؤں کے بعض جملوں میں مذکور اَلفاظ کی تشریح کا بھی اہتمام کیا ہے۔

علاوہ ازیں میں نے اس تلخیص میں بنیادی عناوین قائم کرکے ذیلی سرخیاں بھی قائم کردی ہیں جن کے تحت مسلسل نمبروں کے تحت کتاب کے مسائل ذکر کئے ہیں۔ نیز میں نے ہر مسئلہ میں اس کے رکن یا واجب ہونے کا حکم بھی بیان کردیا ہے اور جن مسائل کے حکم بیان کرنے سے سکوت کیا، وہ مسنون ہیں۔

رکن: وہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ چیز مکمل ہو جس میں یہ ہے اور اس کے عدمِ وجود سے اصل چیز کا بطلان لازم ہو، مثلاً نماز میں رکوع رُکن ہے، اس کے نہ ہونے سے نماز کا بطلان لازمی ہے۔

شرط: یہ بھی رکن کی طرح ہے۔ البتہ یہ جس چیز کے لئے شرط ہوا، اس سے خارج ہوتی ہے۔ مثلاً نماز کے لیے وضو شرط ہے، اس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

واجب: وہ چیز جس کا حکم کتاب وسنت سے ثابت ہو اور اس کی رکنیت وشرطیت پر کوئی دلیل نہ ہو۔ اس کے کرنے والا ثواب کا مستحق اور بلا عذر ترک کرنے والا عذاب کا سزاوار ہو۔

فرض: بھی واجب کی طرح ہوتا ہے۔

فرض اور واجب میں فرق کی اصطلاح نئی ہے، جس کی کوئی دلیل نہیں۔

سنت: وہ عبادات جن پر آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ یا عموماً عمل کیا ہو اور اس پر عمل کرنے کا وجوبی حکم نہ دیا ہو، اس کرنے والا ثواب کا مستحق ہو اور تارک کو سزا نہ دی جائے۔

ایک حدیث جسے مقلدین آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں۔ جس میں آپؐ نے فرمایا: من ترك سنتي لم تنله شفاعتي

''جس نے میری سنت کو ترک کیا، اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی''

اس کی آنحضرت ﷺ سے کوئی اَصل نہیں، اس قسم کی احادیث کی نسبت آپؐ کی طرف کرنا جائز نہیں۔ خطرہ ہے کہ یہ عمل آپؐ کے خلاف زبان درازی نہ ہوجائے۔ آپؐ نے فرمایا ہے:

''من قال علی مالم اقل فلیتبوأ مقعده من النار''

''جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی، جو میں نے نہیں کہی، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے''

ایک مزید بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اس کتاب میں، میں نے مذاہبِ اربعہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں سے کسی متعین مذہب کو ذکر کرنے کا التزام نہیں کیا بلکہ میں نے محدثین کا طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ لوگ ہر اس حدیث پر عمل کرنے کا التزام کرتے ہیں جو آپ ؐ سے سنداً ثابت ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا مذہب و مسلک تمام مسالک و مذاہب سے زیادہ قوی ہے۔ اس کی گواہی ہر مسلک و مذہب کے منصف مزاج لوگوں نے دی ہے۔ انہی میں سے ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی حنفی بھی ہیں، انہوں نے فرمایا:

ایسا کیوں نہ ہو جبکہ یہ لوگ صحیح معنوں میں نبی ﷺ کے وارث، اور ان کی شرع کے صحیح معنوں میں نواب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہی میں سے اُٹھائے اور ان کی محبت و سیرت پر ہمارا خاتمہ فرمائے۔ آمین!

اور اللہ تعالیٰ امام احمد بن حنبل پر رحمتیں فرمائے، انہوں نے فرمایا:

دين النبي محمد أخبار — نعم المطية للغني آثار
لا ترغبن عن الحديث وأهله — فالرأي ليل والحديث نهار
ولربما جهل الفتى أثر الهدى — والشمس بازغة لها أنوار

"نبی ﷺ کا دین احادیث ہیں اور انسان کے لئے بہترین سواری ہیں۔ تو حدیث اور اہل حدیث سے اعراض بالکل نہ کر کیونکہ رائے رات کی مانند (سیاہ) اور حدیث دن کی مانند روشن ہے۔ بسا اوقات انسان سیدھی راہ کے نشانات بھول جاتا ہے حالانکہ چمکتے سورج کی روشنیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔

محمد ناصر الدین البانی (دمشق، ۲۶/صفر۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء)

کعبہ کی طرف متوجہ ہونا

۱۔ نمازی جب نماز کے لئے کھڑا ہو، وہ جہاں کہیں بھی ہو، قبلہ کی طرف منہ کرے، نماز فرضی ہو یا نفلی۔ قبلہ رو ہونا نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۲۔ گھمسان کی لڑائی میں نمازِ خوف کے موقعہ پر لڑنے والے شخص سے نماز میں قبلہ رو ہونا ساقط ہو جاتا ہے...... اسی طرح وہ شخص جو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے عاجز ہو جیسے مریض یا وہ آدمی جو کشتی، گاڑی، ہوائی جہاز وغیرہ پر ہو اور اسے نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہو...... اسی طرح جو شخص جانور وغیرہ پر سفر کر رہا ہو اور اسی حال میں نفلی نماز یا وتر پڑھ رہا ہو، ان سب کے لیے قبلہ کی طرف متوجہ ہونا ضروری نہیں۔ ہاں البتہ نفلی نماز اور وتر پڑھنے والے شخص کے لیے ممکن ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رو ہونا مستحب ہے، اس کے بعد جدھر کو سفر کرنا چاہتا ہو، چلا جائے۔

۳۔ جو شخص عین کعبہ کو دیکھ رہا ہو اس پر عین کعبہ کی طرف متوجہ ہونا واجب ہے۔ اور جو شخص کعبہ کو نہ دیکھ رہا ہو وہ اس کی جہت کی طرف منہ کرے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

غلطی سے غیر کعبہ کی طرف نماز پڑھ لے تو!

۴۔ کوئی شخص بادل وغیرہ کی صورت میں انتہائی کوشش کے باوجود قبلہ کے علاوہ کسی دوسری جانب منہ کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز درست ہوگی اور اس پر نماز کا اِعادہ ضروری نہیں۔

۵۔ کوئی شخص قبلہ کے علاوہ کسی دوسری جانب منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اس دوران کوئی معتبر شخص اسے قبلہ کی جہت بتلا دے تو اس پر لازم ہے کہ اُدھر کو منہ کر لے، اس کی نماز درست ہوگی۔

قیام

۶۔ قیام، نماز کا رکن ہے، اس لئے نمازی پر لازم ہے کہ وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔ البتہ مندرجہ ذیل صورتوں میں نمازی، نماز میں کھڑے ہونے سے مستثنیٰ ہیں:

خوف اور شدید لڑائی کے وقت نماز پڑھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ سوار ہی نماز پڑھ لے،

وہ مریض جو کھڑا ہونے کی طاقت نہیں رکھتا، اگر ممکن ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور اگر اس کے لیے بیٹھنا بھی مشکل ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لے۔

اسی طرح نفل نماز پڑھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ چاہے تو سوار ہونے کی حالت میں یا بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور رکوع وسجود سر کے اشارہ سے کر لے، البتہ رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکے۔

اسی طرح مریض بھی بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور رکوع وسجود اشارہ سے کر لے۔

۷۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لئے اپنے سامنے زمین پر کوئی بلند چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرنا جائز نہیں، بلکہ جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا اگر وہ براہِ راست زمین تک نہیں جاسکتا تو اشارہ سے پڑھ لے البتہ رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکے۔

کشتی اور جہاز میں نماز پڑھنا

۸۔ کشتی اور ہوائی جہاز میں فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔

۹۔ ان میں نماز پڑھتے ہوئے اگر گرنے کا خطرہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے۔

۱۰۔ بڑھاپے یا کمزوری کی صورت میں نمازی کیلئے قیام کی حالت میں کسی ستون یا لاٹھی کا سہارا لینا جائز ہے۔

ایک ہی نماز میں کھڑا ہونا اور بیٹھ رہنا

۱۱۔ رات کی نفلی نماز کھڑے ہو کر یا بغیر کسی وجہ کے بیٹھ کر پڑھ لینا بھی جائز ہے اور یوں بھی جائز ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سے کچھ قبل کھڑا ہو جائے اور باقی ماندہ آیات کھڑے ہو کر تلاوت کر لے، پھر رکوع اور سجدے کرے، پھر دوسری رکعت میں دوبارہ اسی طرح کرے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۱۲۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں آلتی پالتی مار کر یا جس طرح بیٹھنے میں نمازی کو سہولت ہو، بیٹھ سکتا ہے

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۱۳۔ جیسا کہ نمازی کے لئے جوتے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، اسی طرح ننگے پاؤں بھی جائز ہے۔

۱۴۔ افضل یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً دونوں طرح جیسے آسانی ہو نماز پڑھے۔ نماز کے لیے جوتے پہننے یا اُتارنے کا تکلف نہ کرے بلکہ وہ ننگے پاؤں ہو تو اسی طرح پڑھ لے اور اگر جوتے پہنے ہوئے ہو تو جوتوں سمیت پڑھ لے اِلا یہ کہ کوئی دوسری مجبوری لاحق ہو۔

۱۵۔ جوتے اُتار کر اپنی دائیں طرف رکھنے کی بجائے بائیں جانب رکھے، بشرطیکہ ادھر کوئی دوسرا شخص نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ اگر اس کی بائیں جانب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے پاؤں کے درمیان رکھ لے۔ آنحضرت ﷺ سے یہی حکم ثابت ہے۔ (۱)

منبر پر نماز پڑھنا

۱۶۔ امام کے لئے جائز ہے کہ لوگوں کو سکھانے اور تعلیم دینے کی خاطر منبر وغیرہ، کسی بلند جگہ پر نماز پڑھ کر دکھائے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ منبر پر کھڑا ہو جائے، وہیں تکبیر تحریمہ کہے، قراءت کرے، رکوع کرے، پھر الٹے پاؤں نیچے اُتر کر منبر کے قریب سجدے کرے، اس کے بعد پھر اسی طرح کرے، جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔

سترہ کی طرف منہ کر کے اور اس کے قریب نماز پڑھنا واجب ہے

۱۷۔ نمازی پر لازم ہے کہ وہ سترہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، وہ مسجد میں ہو یا کسی دوسری جگہ، نمازی چھوٹا ہو یا بڑا، یہ حکم سب کے لیے برابر ہے۔ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد عام ہے کہ

''سترہ کے بغیر نماز نہ پڑھو اور نہ ہی کسی کو سامنے سے گزرنے کی اجازت دو، اگر سامنے سے گزرنے والا ضد اور اصرار کرے تو اس سے لڑ پڑو کیونکہ اس کے ہمراہ شیطان ہوتا ہے۔''

۱۸۔ سترہ کے قریب کھڑے ہونا بھی واجب ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

۱۹۔ آنحضرت ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے مابین تقریباً بکری کے گزرنے کی جگہ ہوتی تھی، جو شخص سترہ کے اتنا قریب ہو کر نماز پڑھے، وہ سترہ کے قریب ہی ہوتا ہے۔ (۲)

۱۔ اس میں لطیف اشارہ ہے کہ نماز کی حالت میں نمازی جوتے اپنے سامنے نہ رکھے، اکثر نمازی اس کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے سامنے جوتے رکھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔

۲۔ عام طور پر شام وغیرہ ممالک میں دیکھا گیا ہے کہ لوگ دیوار یا ستون سے بہت دور مسجد کے وسط میں نماز پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ ان کا یہ عمل آنحضرت ﷺ کے قول وعمل سے غفلت کا نتیجہ ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سترہ کی بلندی

۲۰۔ ضروری ہے کہ سترہ زمین سے ایک یا دو بالشت بلند ہو، اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إذا وضع أحدكم بين يديه مثل موفرة الرحل فليصل ولا يبالي من وراء ذلك"

''جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھتا رہے اور اس سے ورے گزرنے والوں کی پرواہ نہ کرے'' (۳)

۲۱۔ نمازی عین سترہ کی طرف متوجہ ہو کیونکہ سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا یہی ظاہری مطلب ہے۔ بالکل سامنے کھڑے ہونے کی بجائے کچھ دائیں یا بائیں جانب ہونا ثابت نہیں۔

۲۲۔ زمین میں گاڑی ہوئی لکڑی، درخت، ستون کی طرف، چارپائی پر بستر میں لیٹی عورت کی طرف اور جانور، خواہ اونٹ ہی کیوں نہ ہو، سب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی حرمت

۲۳۔ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں، قبریں انبیاء کی ہوں یا کسی اور کی۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت خواہ مسجدِ حرام ہی ہو

۲۴۔ نمازی کے سامنے سترہ ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں، اس بارہ میں مسجدِ حرام اور دیگر مساجد کا کوئی فرق نہیں، عدمِ جواز میں تمام مساجد برابر ہیں، اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان عام ہے: "لو يعلم المارّ بين يدي المصلي ماذا عليه من الاثم لكان أن يقف أربعين خيراً له من أن يمر بين يديه" کہ ''نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اگر اپنے اس عمل کے گناہ کا علم ہو تو وہ گزرنے کی بجائے چالیس برس انتظار کرنے برداشت کرے'' اس سے نمازی اور اس کے سجدہ کی درمیانی جگہ سے گزرنا مراد ہے۔ (۴)

نمازی کا اپنے سامنے سے گزرنے والوں کو روکنا واجب ہے خواہ وہ مسجدِ حرام ہو

۲۵۔ جو شخص سترہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے دے، جیسا کہ ایک حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ

''تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دے'' ...... اسی طرح ایک اور حدیث ہے:

"إذا صلى أحدكم إلى شيئ يستره من الناس فأراد أحد أن يجتاز بين يديه

۳۔ اس حدیث سے اشارہ ملتا ہے کہ سترہ کے لئے زمین پر خط کھینچنا کافی نہیں، اس بارہ میں مروی حدیث ضعیف ہے۔

۴۔ مطاف میں آنحضرت ﷺ کی نماز کی حالت میں لوگوں کا آپ کے سامنے سے گزرنا صحیح ثابت نہیں اور اس میں یہ بھی ذکر نہیں کہ لوگ آپ کی سجدہ کی جگہ کے اندر سے گزرے تھے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فليدفع في نحره و ليدرأ ما استطاع (وفي رواية فليمنعه مرتين) فان أبى فليقاتله فإنما هو شيطان"

"جب تم میں سے کوئی کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو اس کے سینہ پر دھکا دے اور حتیٰ الامکان اسے ہٹائے (اور ایک روایت میں ہے کہ اسے دو بار روکے) اگر نہ رُکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے"

کسی کو گزرنے سے منع کرنے کے لئے آگے کو چلنا

۲۶۔ غیر مکلف چیزوں مثلاً جانور اور چھوٹے بچے وغیرہ کو اپنے سامنے سے گزرنے سے منع کرنے کی خاطر نمازی کے لیے ایک یا اس سے زیادہ قدم آگے کو چلنا جائز ہے، تا کہ وہ نمازی کے پیچھے سے گزرے۔

نماز کو توڑنے والی چیزیں

۲۷۔ نماز میں سترہ کا فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھنے والے اور اس کے سامنے سے گزر کر نماز کو فاسد کرنے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ بخلاف اس شخص کے جو سترہ نہیں رکھتا جب اس کے سامنے سے بالغ عورت، گدھا یا سیاہ کتا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مسئلہ نیت

۲۸۔ نمازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس نماز کے لیے کھڑا ہو، وہ دل میں اس کی نیت اور تعین کرے مثلاً یہ کہ یہ نماز ظہر کے فرض ہیں یا عصر کے، یا ان کی سنتیں ہیں۔

نیت کرنا نماز کے لئے یا تو شرط ہے یا رکن۔ زبان سے نماز کی نیت کے الفاظ ادا کرنا بدعت اور خلافِ سنت ہے اور ان مقلدین کے ائمہ میں سے کسی بھی امام نے یہ نہیں کہا۔

تکبیر

۲۹۔ پھر 'اللہ اکبر' کہہ کر نماز شروع کرے۔ یہ تکبیر نماز کا رکن ہے، اس کی دلیل آنحضرت ﷺ کا وہ فرمانِ مبارک ہے، جس میں آپؐ نے فرمایا:

"مفتاح الصلوٰة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم"

"وضو نماز کی چابی ہے، تکبیر نماز میں داخل کرنے والی اور سلام نماز سے خارج کرنے والا ہے"

۳۰۔ کسی بھی نماز میں تکبیر بلند آواز سے نہ کہے، الا یہ کہ نمازی خود امام ہو۔

۳۱۔ امام بیمار ہو، اس کی آواز پست ہو یا نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو اس قسم کی صورتوں میں مؤذن کے لیے امام کی تکبیر کے ساتھ بآوازِ بلند تکبیر کہہ کر لوگوں کو سنانا جائز ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۳۲۔ امام کی تکبیر ختم ہونے کے بعد مقتدی تکبیر کہے۔

رفع الیدین اور اس کی کیفیت

۳۳۔ نمازی تکبیر کے ساتھ ہی یا اس سے پہلے یا بعد ہاتھ اٹھائے، یہ تینوں طریقے سنت سے ثابت ہیں۔

۳۴۔ نمازی اپنے ہاتھوں کو انگلیاں کھول کر، پھیلا کر اٹھائے۔

۳۵۔ رفع الیدین کے موقعہ پر اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر اٹھائے اور وقتاً فوقتاً ان کے اٹھانے میں اس قدر مبالغہ کرے کہ وہ کانوں کے نچلے حصہ کے برابر پہنچ جائیں۔(۵)

ہاتھوں کو باندھنا اور اس کی کیفیت

۳۶۔ پھر تکبیر کہنے کے بعد نمازی اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے، یہ عمل جملہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سنتوں میں سے ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی صحابہ کو اس کا حکم دیا۔ لہٰذا ہاتھوں کو لٹکائے رکھنا جائز نہیں۔

۳۷۔ دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت، پونچی یا کلائی پر رکھے۔

۳۸۔ اور کبھی دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑ لے۔(۶)

ہاتھ باندھنے کی جگہ

۳۹۔ نمازی اپنے ہاتھوں کو فقط سینے پر رکھے، اس بارے میں مرد اور عورت کا حکم ایک ہی ہے۔(۷)

۴۰۔ (نماز میں) دایاں ہاتھ کوکھ پر رکھنا جائز نہیں۔

خشوع اور سجدہ کی جگہ دیکھنا

۴۱۔ نمازی پر لازم ہے کہ نماز میں خشوع اور عاجزی کا اظہار کرے اور اس قسم کی زینتوں اور نقش و نگار سے اجتناب کرے جو اسے نماز سے غافل کریں۔ کھانے کی طلب شدید ہو تو کھانے کی موجودگی میں نماز نہ پڑھے اسی طرح اگر پیشاب، پاخانہ روکا ہوا ہو تو اس حالت میں بھی نماز پڑھنا منع ہے۔

۴۲۔ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے۔

۴۳۔ دائیں بائیں متوجہ نہ ہو، ادھر ادھر کی توجہ سے شیطان انسان کی نماز کو اُچک لیتا ہے۔

۴۴۔ (دورانِ نماز) آسمان کی طرف نظر اٹھانا جائز نہیں۔

۵۔ انگوٹھوں کا کانوں کی لوؤں کو لگانا۔ اس کا سنت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں بلکہ میرے نزدیک یہ عمل وسوسہ کا نتیجہ ہے۔

۶۔ بعض متاخرین نے بیک وقت دائیں ہاتھ کا بائیں پر رکھنا اور معاً پکڑنا بھی مستحسن قرار دیا ہے، اس کی بھی کوئی بنیاد نہیں۔

۷۔ سینہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ ہاتھ باندھنے کے دلائل یا تو ضعیف ہیں یا بے بنیاد۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نماز شروع کرنے کی دعا

۴۵۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں میں سے کسی دعا کے ساتھ نماز کی ابتدا کرے یہ دعائیں بہت سی ہیں۔ ان میں سب سے مشہور یہ دعا ہے:

"سبحانك اللّهم وبحمدك و تبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا إله غيرك"

نماز کی ابتدا میں دعا پڑھنے کا حکم آیا ہے۔[۸] اس لیے اس دعا کا خیال رکھنا چاہئے۔

قرآءت کرنا

۴۶۔ پھر اللہ تعالیٰ سے (شیطان کے شر اور فتنہ سے) پناہ مانگے (یعنی تعوذ پڑھے) یہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا گناہ ہے۔

۴۷۔ استعاذہ کے لیے کبھی کبھی یوں کہنا سنت ہے: "أعوذ بالله من الشيطن الرجيم من همزه و نفخه و نفثه"

۴۸۔ اور کبھی یوں کہے أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه

۴۹۔ پھر سری اور جہری نمازوں میں بسم الله الرحمن الرحيم آہستہ پڑھے۔

فاتحہ کی قراءت

۵۰۔ پھر سورت فاتحہ مکمل پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی فاتحہ کا حصہ ہے۔ فاتحہ کا پڑھنا نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ لہذا جن لوگوں کو یہ سورت یاد نہ ہو، ان پر اس کا خوب حفظ کرنا واجب ہے۔

۵۱۔ جو شخص فاتحہ کی قراءت نہ کرسکتا ہو وہ یہ ذکر کرے: " سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله"[۹]

۵۲۔ فاتحہ کی قراءت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہر آیت علیحدہ علیحدہ پڑھے اور ہر آیت پر وقف کرے۔ مثلاً یوں پڑھے: بسم الله الرحمٰن الرحيم پھر وقف کرے، پھر کہے: ألحمد لله رب العالمين، پھر وقف کرے پھر کہے، الرحمٰن الرحيم، پھر وقف کرے، پھر کہے، مالك يوم الدين، پھر وقف کرے، اسی طرح آخر تک قراءت مکمل کرے۔ آنحضرت ﷺ کی تمام قراءت ایسے ہی ہوتی تھی۔ آپ آیات کے اختتام پر وقف فرماتے اور کسی آیت کو بعد والی آیت سے نہ جوڑتے، خواہ وہ معنی کے لحاظ سے ایک دوسری سے متعلق ہی ہوتیں۔

۸۔ اس کے علاوہ مزید دعاؤں کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صفة صلاة النبی ص ۷۲۔

۹۔ یعنی جسے فاتحہ یاد نہ ہو وہ فاتحہ یاد کرنے تک ان اذکار پر اکتفا کرسکتا ہے۔ (مترجم)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۵۳۔ مَالِكِ کے لفظ کو مَلِكِ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مقتدی کا فاتحہ پڑھنا

۵۴۔ سری اور جہری تمام نمازوں میں مقتدی پر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے خواہ وہ امام کی قراءت نہ بھی سن پا رہا ہو یا جب امام فاتحہ پڑھ چکنے کے بعد اتنا سکتہ کرے کہ مقتدی اس وقفہ میں فاتحہ پڑھ سکے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہ لمبا سکوت سنت سے ثابت نہیں۔ (۱۰)

فاتحہ کے بعد قراءت

۵۵۔ عام نمازوں کی پہلی دو رکعتوں حتیٰ کہ نمازِ جنازہ میں بھی فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت یا چند آیات پڑھنا مسنون ہے۔

۵۶۔ کبھی قراءت طویل کرے اور کبھی سفر، کھانسی، بیماری یا بچوں کے رونے وغیرہ کے سبب قراءت مختصر کرے۔

۵۷۔ مختلف نمازوں میں قراءت مختلف ہوتی ہے۔ باقی نمازوں کی نسبت صبح کی نماز میں قراءت زیادہ طویل ہو۔ اس سے مختصر ظہر کی نماز میں، اس کے بعد بالترتیب عصر اور پھر عشا کی نماز میں، اسی طرح مغرب کی نماز میں عموماً قراءت مختصر ہو۔

۵۸۔ رات کی نماز (تہجد) میں قراءت ان سب نمازوں سے زیادہ لمبی ہو۔

۵۹۔ دوسری رکعت کی نسبت پہلی رکعت میں زیادہ قراءت کرنا مسنون ہے۔

۶۰۔ نمازی آخری دو رکعتوں میں پہلی دو رکعتوں کی نسبت تقریباً آدھی قراءت کرے۔

ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنا

۶۱۔ ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

۶۲۔ کبھی کبھی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھنا مسنون ہے۔

۶۳۔ امام کے لیے سنت سے ثابت شدہ قراءت سے زیادہ پڑھنا جائز نہیں کیونکہ اس سے عمر رسیدہ، مریض، بچے کو دودھ پلانے والی عورت اور کسی کام والے کے لئے دقت اور مشقت ہوگی۔

سراً اور جہراً قراءت کرنا

۶۴۔ نمازِ فجر، جمعہ، عیدین، استسقاء، کسوف اور مغرب وعشاء کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت بلند آواز سے کی جائے۔ ظہر، عصر، مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں قراءت

۱۰۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث ۵۴۶، ۵۴۷

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آہستہ کی جائے۔

۶۵۔ سری نمازوں میں امام کیلئے جائز ہے کہ کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز سے پڑھ کر مقتدیوں کو سنا دے۔

۶۶۔ وتر اور رات کی نماز (تہجد) میں کبھی آہستہ اور کبھی جہراً قراءت کرے، آواز کی بلندی میں اعتدال ہو

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

۶۷۔ سنت ہے کہ قرآن کریم تیزی اور عجلت کی بجائے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے بلکہ ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ ہو اور اپنی آواز سے قرآن کریم کو مزین کرے، اور علم تجوید کے ماہرین کے مقررہ قواعد کے مطابق خوبصورتی سے پڑھے اور خود ساختہ طرزوں اور موسیقی کی طرزوں پر نہ پڑھے۔

امام کو نماز میں بھول پر مطلع کرنا

۶۸۔ جب امام قراءت میں بھول جائے تو مقتدی کے لیے جائز ہے کہ وہ امام کو غلطی پر مطلع کرے۔

رکوع

۶۹۔ قراءت سے فارغ ہو کر مناسب سکتہ کرے تاکہ سانس واپس آسکے۔

۷۰۔ پھر تکبیر تحریمہ میں بیان کردہ طریقہ کے مطابق رفع الیدین کرے۔

۷۱۔ اور تکبیر کہے، یہ واجب ہے۔

۷۲۔ پھر رکوع کرے یہاں تک کہ اس کا ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ جائے، رکوع نماز کا رکن ہے۔

رکوع کی کیفیت

۷۳۔ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور گھٹنوں کو خوب پکڑے، انگلیاں یوں کھلی ہوئی گویا کہ گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے، یہ سب واجب ہے۔

۷۴۔ اپنی پشت کو پھیلائے اور اس حد تک کشادہ رکھے کہ اگر اس پر پانی ڈالا جائے تو ٹھہر سکے، یہ بھی واجب ہے۔

۷۵۔ سر کو نہ تو جھکائے اور نہ اوپر کو اٹھائے بلکہ پشت کے برابر رکھے۔

۷۶۔ اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھے۔

۷۷۔ رکوع میں یہ دعا تین یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے: سبحان ربي العظيم[11]

ارکان کو برابر کرنا

۷۸۔ نماز کے جملہ ارکان: رکوع، رکوع کے بعد قیام، سجدے اور سجدوں کے درمیان بیٹھنا، یہ تمام ارکان

---

[11] اس کے علاوہ بھی رکوع کے مختصر، متوسط اور طویل اذکار ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صفة صلاة النبي، ص ۱۱۳، طبع ۱۱

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تقریباً برابر کرنا مسنون ہے۔

۷۹۔ رکوع اور سجدوں میں قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں۔

رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا

۸۰۔ پھر رکوع سے سر اٹھائے، یہ نماز کا رکن ہے۔

۸۱۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھے: سمع الله لمن حمده یہ پڑھنا واجب ہے۔

۸۲۔ سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے ذکر کردہ طریقہ کے مطابق رفع الیدین کرے۔

۸۳۔ پھر اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے۔ یہ اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا رکن ہے۔

۸۴۔ اس قیام میں دعا ربّنا ولك الحمد پڑھے، یہ دعا پڑھنا ہر نمازی پر واجب ہے خواہ وہ مقتدی ہو۔ یہ دعا قیام (قومہ) میں پڑھے: سمع الله لمن حمده سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھے۔

۸۵۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ رکوع اور قیام طول میں برابر ہو۔

سجود

۸۶۔ پھر اللہ اکبر کہے۔ یہ کہنا واجب ہے۔

۸۷۔ اور کبھی (تکبیر کہتے ہوئے) رفع الیدین کرے۔

ہاتھوں کا آسرا لینا

۸۸۔ پھر ہاتھوں کے سہارے سجدوں کے لیے جھکے، اور گھٹنوں سے پہلے ہاتھ (زمین پر) رکھے۔ آنحضرت ﷺ نے یہی حکم دیا اور یہی عمل آپؐ سے ثابت ہے اور آپؐ نے اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا، اس لیے کہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے جو اس کی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

۸۹۔ جب سجدہ کرے تو ہتھیلیاں پھیلا کر زمین پر رکھے، سجدہ نماز کا رکن ہے۔

۹۰۔ انگلیاں ملا کر اور جوڑ کر رکھے۔

۹۱۔ انہیں قبلہ کی طرف سیدھی رکھے۔

۹۲۔ ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھے۔

۹۳۔ ہتھیلیاں کبھی کانوں کے برابر رکھ لے۔

۹۴۔ بازو زمین سے بلند رکھے اور کتے کی مانند زمین پر نہ پھیلائے، یہ واجب ہے۔

۹۵۔ اپنی ناک اور پیشانی زمین پر لگائے، یہ رکن ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۹۶۔ گھٹنے بھی زمین پر ٹکائے۔

۹۷۔ پاؤں کے پنجے بھی زمین پر لگائے۔

۹۸۔ پاؤں سیدھے کھڑے رکھے، یہ سب کیفیات واجب ہیں۔

۹۹۔ انگلیاں قبلہ رُو کرے۔

۱۰۰۔ ایڑیاں (آپس میں) خوب ملالے۔

سجدوں میں اطمینان

۱۰۱۔ نمازی پر لازم ہے کہ وہ سجدوں میں خوب اطمینان کرے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ سجدہ کے تمام اَعضاء کو برابر زمین پر ٹکائے، وہ اعضاء یہ ہیں: پیشانی اور ناک، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے پنجے۔

۱۰۲۔ جو شخص (مذکورہ انداز پر) سجدہ کرے، اسے یقیناً اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۱۰۳۔ سجدہ میں سبحان ربی الاعلی تین یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔(۱۲)

۱۰۴۔ سجدہ میں کثرت سے دعائیں کرنا مستحب ہے، کیونکہ سجدہ میں دعا کی قبولیت یقینی ہوتی ہے۔

۱۰۵۔ سجدہ رکوع کے تقریباً برابر ہونا چاہئے۔

۱۰۶۔ سجدہ زمین پر کرنا جائز ہے اور اس چیز پر بھی جو نمازی کی پیشانی اور زمین کے درمیان حائل ہو۔

۱۰۷۔ سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں۔

پاؤں بچھانا اور سجدوں کے درمیان ایڑیوں پر بیٹھنا

۱۰۸۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے، یہ تکبیر واجب ہے۔

۱۰۹۔ اور کبھی رفع الیدین کرے۔(۱۳)

۱۱۰۔ پھر اطمینان سے بیٹھ رہے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ آئے، یہ اطمینان رکن ہے۔

۱۱۱۔ اور اپنا بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھے، یہ واجب ہے۔

۱۱۲۔ دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

۱۱۳۔ انگلیاں قبلہ رو رکھے۔

۱۱۴۔ کبھی کبھی اقعاء بھی جائز ہے۔ دونوں پاؤں کو کھڑا کرکے ایڑیوں پر بیٹھنا اِقعاء کہلاتا ہے۔

۱۲۔سجدہ کی دعائیں اس کے علاوہ اور بھی ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: صفۃ صلاۃ النبی، ص ۱۲۷

۱۳، ۱۴، ۱۵۔ احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ بین السجدتین رفع الیدین نہ کرتے تھے، اس سے اَسلاف کی اکثریت نے رفع الیدین بین السجدتین کے نسخ پر استدلال کیا ہے۔ (مترجم)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۱۱۵۔ (سجدوں کے درمیان) بیٹھے ہوئے یہ دعا پڑھے:

اللهم اغفرلي وارحمني واجبرني وارفعني وعافني وارزقني

۱۱۶۔اور اگر (نمازی) چاہے تو (بار بار) یوں کہے: ربّ اغفرلي، ربّ اغفرلي

۱۱۷۔ (نمازی) سجدوں کے درمیان سجدہ کے تقریباً برابر بیٹھے۔

دوسرا سجدہ

۱۱۸۔ پھر اللہ اکبر کہے، یہ تکبیر واجب ہے۔

۱۱۹۔ اور کبھی کبھی اس تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھالے۔ (۱۴)

۱۲۰۔ اور دوسرا سجدہ کرے، یہ بھی رکن ہے۔

۱۲۱۔ یہ سجدہ بھی پہلے سجدہ کی مانند کرے۔

جلسہ استراحت

۱۲۲۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر جب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر وجوباً کہے۔

۱۲۳۔اور کبھی ہاتھ اُٹھالے۔ (۱۵)

۱۲۴۔ کھڑا ہونے سے پہلے دائیں پاؤں پر اطمینان اور سکون سے بیٹھ رہے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ واپس آ جائے۔

دوسری رکعت

۱۲۵۔ پھر آٹا گوندھنے والے کی مانند مٹھی بند کر کے زمین پر رکھ کر ٹیک لیتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو، دوسری رکعت بھی رکن ہے۔

۱۲۶۔ یہ رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے۔

۱۲۷۔ سوائے اس کہ اس رکعت میں ابتداءً نماز کی دعا نہ پڑھے۔

۱۲۸۔ اس رکعت کو پہلی سے (ذرا) مختصر کرے۔

تشہد کے لیے بیٹھنا

۱۲۹۔ دوسری رکعت سے فارغ ہو کر تشہد کے لیے بیٹھے، یہ تشہد واجب ہے۔

۱۳۰۔ اس طرح پاؤں بچھا کر بیٹھے، جیسے سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا ذکر ہوا۔

۱۳۱۔ تشہد میں إقعاء (ایڑیوں پر بیٹھنا) جائز نہیں۔

۱۳۲۔ (نمازی) اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران اور گھٹنے پر رکھے اور دائیں کہنی کی آخری حد ران ہے،

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس سے پیچھے نہ کرے۔

۱۳۳۔ بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر کھول کر رکھے۔

۱۳۴۔ (تشہد میں) ہاتھ خصوصاً بائیں کی ٹیک لگا کر نہ بیٹھے۔

انگلی کو حرکت دینا اور اس کی طرف دیکھنا

۱۳۵۔ اپنے دائیں ہاتھ کی تمام انگلیوں کو بند کر رکھے اور کبھی انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھ لے۔

۱۳۶۔ اور کبھی انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنالے۔

۱۳۷۔ شہادت کی انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرے۔

۱۳۸۔ نظر انگلی کی طرف ٹکا کر رکھے۔

۱۳۹۔ ابتداءِ تشہد سے آخر تک انگلی کو حرکت دیتا اور دعائیں کرتا رہے۔

۱۴۰۔ بائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ نہ کرے۔

۱۴۱۔ (مٹھی کو بند اور انگلی سے اشارہ) ہر تشہد میں کرے۔

تشہد کے الفاظ اور اس کے بعد کی دعائیں

۱۴۲۔ تشہد واجب ہے، اگر نمازی تشہد بھول جائے تو سہو (بھول) کے دو سجدے کرے۔

۱۴۳۔ (تشہد) آہستہ پڑھے۔

۱۴۴۔ (تشہد کے) الفاظ یہ ہیں:

"التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام على النبى[۱۶] ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده و رسوله"

۱۴۵۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ پر یوں درود پڑھے:

"اللهم صلى على محمد، وعلى آل محمد، كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميد مجيد، أللهم بارك على محمد وعلى آل محمد، كما باركت على إبراهيم، وعلى آل ابراهيم، إنك حميد مجيد"

۱۴۶۔ اگر آپ اختصار چاہیں تو یوں کہہ لیں:

"اللهم صلى على محمد، وعلى آل محمد، و بارك على محمد وعلى آل محمد، كما صليت و باركت على إبراهيم، وعلى آل ابراهيم إنك حميد مجيد"

۱۶۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد یہی الفاظ مشروع ہیں اور صحابہؓ میں سے حضرات عبداللہ بن مسعود، عائشہ صدیقہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صفۃ صلاۃ النبی، ص ۱۴۲۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۱۴۷۔ پھر مسنون دعاؤں میں سے جو دعا زیادہ پسند ہو، پڑھے اور اللہ سے دعا کرے۔

تیسری اور چوتھی رکعت

۱۴۸۔ پھر (تشہد کے بعد) وجوباً 'اللہ اکبر' بیٹھے بیٹھے تکبیر کہنا مسنون ہے۔

۱۴۹۔ اور کبھی ہاتھ اُٹھالے۔

۱۵۰۔ پھر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو، یہ رکعت، بعد والی (چوتھی) رکعت کی طرح رکن ہے۔

۱۵۱۔ چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہوتے وقت بھی اسی طرح کرے۔

۱۵۲۔ لیکن کھڑے ہونے سے پہلے بائیں پاؤں پر اطمینان سے برابر بیٹھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ واپس آجائے۔

۱۵۳۔ پھر ہاتھوں کا آسرا لیتے ہوئے اسی طرح کھڑا ہو جیسے دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہوتے وقت کیا تھا۔

۱۵۴۔ پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ وجوباً پڑھے۔

۱۵۵۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ کوئی آیت یا اس سے زیادہ ملالے۔

قنوتِ نازلہ اور اس کا موقع

۱۵۶۔ مسلمانوں پر جب کوئی مشکل، آفت یا مصیبت آپڑے تو نمازی کے لیے مسنون ہے کہ وہ قنوت پڑھ کر مسلمانوں کے لیے دعائیں کرے۔

۱۵۷۔ رکوع کے بعد جب دعا "ربّنا لك الحمد" پڑھ چکے تو یہ وقت قنوت پڑھنے کا ہے۔

۱۵۸۔ اس کے لیے کوئی مقرر اور متعین دعا نہیں بلکہ موقعہ ومحل کی مناسبت سے کوئی دعا کرلے۔

۱۵۹۔ یہ دعا پڑھتے وقت ہاتھ اُٹھائے۔

۱۶۰۔ (نمازی) امام ہو تو یہ دعا بلند آواز سے پڑھے۔

۱۶۱۔ مقتدی (دعا سن کر) آمین کہیں۔

۱۶۲۔ (دعا سے) فارغ ہوکر 'اللہ اکبر' کہہ کر سجدہ میں چلا جائے۔

وتر کی دعاءِ قنوت، اس کا موقعہ اور الفاظ

۱۶۳۔ وتروں میں دعائے قنوت کبھی کبھار پڑھنا مسنون ہے۔

۱۶۴۔ قنوتِ نازلہ کے برخلاف اس کا موقع رکوع سے قبل ہے۔ (۱۷)

۱۶۵۔ وتر کے قنوت میں یہ دعا پڑھے

"اللهم اهدني فيمن هديت، وعافني فيمن عافيت، وتولني فيمن توليت، وبارك

۱۷۔ وتر کا قنوت رکوع سے قبل اور بعد میں جائز ہے۔ (مترجم)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لی فیما أعطیت، وقنی شرما قضیت، فإنك تقضی ولا یقضی علیك، وإنه لا یذل من والیت، ولا یعز من عادیت، تبارکت ربناو تعالیت، ولا منجأ منك إلا إلیك"

۱۶۶۔ یہ دعا آنحضرت ﷺ کی تعلیم کردہ ہے۔ اس پر اضافہ نہ کیا جائے۔ سوائے آنحضرت ﷺ پر درود کے، وہ بھی اس لیے کہ اس دعا پر درود کا اضافہ صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔

۱۶۷۔ پھر رکوع کرے اور مذکورہ طریقہ کے مطابق سجدے کرے۔

آخری تشہد اور چوتڑ پر بیٹھنا

۱۶۸۔ پھر آخری تشہد کے لیے بیٹھے، یہ دونوں (بیٹھنا اور تشہد پڑھنا) واجب ہیں۔

۱۶۹۔ اس تشہد میں بھی پہلے تشہد کی طرح سارے کام کرے۔

۱۷۰۔ سوائے اس کے کہ اپنا بایاں چوتڑ زمین پر رکھ لے اور دونوں قدم ایک طرف نکال لے، بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے رکھے۔

۱۷۱۔ دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

۱۷۲۔ دائیں پاؤں کو کبھی زمین پر بچھا لینا بھی جائز ہے۔

۱۷۳۔ (بایاں) گھٹنا بائیں ہتھیلی میں دے کر زور دئے رکھے۔

آنحضرت ﷺ پر درود کا وجوب اور چار چیزوں سے پناہ مانگنا

۱۷۴۔ (نمازی پر) اس تشہد میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے۔ ہم پہلے تشہد کے بیان میں درود کے کچھ الفاظ ذکر کر چکے ہیں۔

۱۷۵۔ (اس تشہد میں) چار چیزوں سے پناہ مانگے اور یوں کہے:

"أللهم إنی أعوذ بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن شرفتنة المحیا والممات ومن شرفتنة المسیح الدجال"[۱۸] "یا اللہ میں تجھ سے جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنوں اور دجال مسیح کے فتنہ کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں"

سلام سے پہلے دعا

۱۷۶۔ پھر کتاب وسنت سے ثابت شدہ دعاؤں میں سے جو چاہے دعا کرے۔ یہ دعائیں بہت سی ہیں، اگر ان میں سے کوئی یاد نہ ہو تو ایسی دعا کرے جو اس کیلئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے نفع مند اور مفید ہو۔

۱۸۔ اس دعا میں زندگی، موت اور دجال کے فتنوں سے پناہ مانگی گئی ہے، زندگی کے فتنوں سے مراد وہ فتنے اور خواہشات ہیں جو انسان کو زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں۔ موت کے فتنہ سے قبر کی آزمائش وابتلاء اور فرشتوں کے سوالات مراد ہیں۔ دجال کے فتنہ سے مراد وہ خرق عادت امور ہیں جو اس کے ہاتھ سے رونما ہوں گے اور انہیں دیکھ کر لوگ اس کے دعویٰ الوہیت کو مان کر گمراہ ہوں گے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سلام اور اس کی اقسام

۱۷۷۔ پھر دائیں طرف سلام کہے، یہاں تک کہ دائیں رخسار کی سفیدی (مقتدیوں کو) نظر آنے لگے۔

۱۷۸۔ پھر بائیں طرف بھی اسی طرح سلام کہے، یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی (مقتدیوں کو) نظر آنے لگے۔ نمازِ جنازہ میں بھی ایسے ہی کرے۔

۱۷۹۔ نمازِ جنازہ کے علاوہ (باقی نمازوں میں) امام سلام بلند آواز سے کہے۔

۱۸۰۔ سلام کے کئی طریقے ہیں:

(۱) دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(۲) دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(۳) دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ بائیں طرف السلام علیکم۔

(۴) تھوڑا سا دائیں طرف متوجہ ہوکر سامنے ہی ایک ہی بار سلام کہے۔

میرے مسلمان بھائی!

یہ ہے نبی ﷺ کی نماز کا مختصر طریقہ، جس کے بیان کرنے کی مجھے توفیق ملی اور میں نے اسے آپ کے قریب تر کرنا چاہا تاکہ آپ پر یہ خوب واضح ہوجائے اور ذہن میں خوب راسخ ہوجائے۔ گویا آپ اسے خود ملاحظہ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ بیان کیا ہے۔ جب آپ اسی طریقہ پر نماز ادا کریں گے تو بارگاہِ الٰہی سے مجھے امید ہے کہ وہ آپ کا یہ عمل قبول فرمائیں گے کیونکہ اس طرح آپ بالفعل نبی ﷺ کے اس قول پر عمل کر چکے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: "صلّوا کما رأیتمونی أصلّ" ''کہ تم نماز اسی طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا''

علاوہ ازیں آپ پر لازم ہے کہ آپ نماز میں حضورِ قلب اور خشوع کے اہتمام سے غافل نہ ہوں، انسان کے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے اور کھڑے ہونے سے اصل مقصود یہی ہے۔ آپ نماز میں جس قدر بھی خشوع اور نبوی طریقہ نماز کی اِقتدا کریں گے، آپ کو نماز کے ان فوائد سے اتنا ہی زیادہ حصہ ملے گا جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ ''کہ نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے'' میں اشارہ فرمایا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری نمازیں اور باقی سارے اَعمال قبول فرمائیں اور قیامت کے روز کے لئے ہمارے لیے اِن اَعمال کا ثواب جمع فرما رکھیں۔ اس دن نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کے سامنے نیک دلی کے ساتھ حاضر ہوئے والحمد للہ رب العالمین!

محدث العصر شیخ البانیؒ کے تفصیلی حالاتِ زندگی اور کارنامے پڑھنے کیلئے محدث کا شیخ البانی نمبر (نومبر ۹۹ء) مطالعہ کیجئے!

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ